عرب جمہوریہ مصر ۱۵ جمادی الاول ۱۴۴۱ھ
وزارت اوقاف ۱۰ جنوری ۲۰۲۰ء

عقیدے اور عمل میں نرمی ورواداری کے مظاہر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا آفاقی دین لے کر تشریف لائے جس نے نرمی و آسانی کو ضابطہ حیات قرار دیا، چنانچہ نہ تو دین میں کوئی تنگی ہے، نہ شرعی احکامات میں کوئی مشقت ہے، اور نہ ہی کوئی سختی، ارشاد باری ہے: {وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ} "اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: "بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص بھی دین میں سختی کرے گا تو یہ دین اس پر غالب آجائے گا، پس تم راہِ راست کی طرف راہنمائی کرو، قربتیں پیدا کرو، خوشخبریاں سناؤ اور صبح وشام اور رات کی تھوڑی سی تاریکی میں اللہ سے مدد مانگو"، اسلامی شریعت میں نرمی ورواداری صرف قول یا نعرے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عقیدے کا نام ہے جس کے مطابق مسلمان زندگی گزارتا ہے اور اسے ضابطہ حیات سمجھتا ہے، اسی طرح یہ ایک قانون ہے جس کے مطابق معاملات کرنے کا اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے، اور اسے اپنی خوشنودی، بخشش اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا ہے، ارشاد باری ہے: {وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ} "اور انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالی تمہارے قصور معاف فرمادے؟"۔

جبکہ ہم اس کام کے لئے تگ ودو کر رہے ہیں کہ نرمی ورواداری مسلمانوں کی زندگی میں ایک طرزِ عمل کی صورت اختیار کرلے، کیونکہ اسلام نے نرمی کو عملی طور پر نافذ کرنے کی دعوت دی ہے، اللہ تعالی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنے بندوں کو عفوو درگزر کرنے کا حکم دیتا ہے، ارشاد باری ہے: {وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ} "نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ معاملات میں نرمی ورواداری کو عملی طور پر نافذ کیا، آپ اپنی امت اور تمام لوگوں کے لئے بہترین اسوہ ہیں، آپ کا فرمان ہے کہ: "بیشک میں اللہ کی طرف سے عطا کی گئی رحمت ہوں"، اور سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزوں میں اختیار دیا گیا تو آپ نے زیادہ آسان چیز کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے"۔

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیے کہ کیا ہم اس عقیدہ کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرتے ہیں؟، کیا ہم لوگوں کے معاملات کرتے ہوئے اسے طرزِ عمل کو اختیار کرتے ہیں؟، نرمی ورواداری ایک نہایت ہی اعلی طرزِ عمل ہے جسے مسلمانوں کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں نافذ کرنا چاہیے جن میں چند پہلوؤں کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں:

☆ **ازدواجی تعلق میں نرمی ورواداری**: ازدواجی تعلق انسانیت کا اعلی ترین تعلق شمار ہوتا ہے، اور یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اور اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے کہ یہ تعلق محبت ومودت، رحمت اور حسنِ صحبت پر قائم ہوتا ہے، ارشاد باری ہے: {وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً} "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی"۔ دوسری جگہ پر ارشاد باری ہے: {وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْراً كَثِيرًا} "ان کے ساتھ اچھے طریقے سے

بودوباش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو، اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کر دے"۔ اور ارشاد باری ہے:{وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ} "اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہوں"،اور اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرتے ہوئے فرماتے کہ: "کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے، اگر وہ اس سے ایک اخلاق ناپسند کرتا ہے تو وہ اس سے دوسرا اخلاق پسند کرے گا"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وفات سے پہلے عورتوں کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ: "عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔

نرمی و رواداری کو میاں بیوی کے درمیان دوطرفہ طرزِ عمل اور زندگی کو منظم کرنے والے انسانی قانون کی حیثیت اختیار کرنی چاہیے، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو کتنی خوبصورت بات کہی کہ جب تم مجھے غصے کی حالت میں دیکھو تو مجھ سے راضی رہنا اور جب میں تجھے غصے کی حالت میں دیکھوں گا تو میں تجھ سے راضی رہوں گا۔

☆ **ہمسایوں کے ساتھ نرمی ورواداری:** ارشاد باری ہے: {وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ} "اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ہمسایوں کے بارے میں نصیحت کیا کرتے تھے، آپ کا فرمان ہے کہ: "جبریل علیہ

السلام مجھے ہمسایوں کے بارے حکم دیتا رہا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وراثت میں حصہ دار بنادے گا"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:"جو شخص اللہ تعالی اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایے کی عزت کرے"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(اللہ کی قسم وہ ایمان نہیں لایا، اللہ کی قسم وہ ایمان نہیں لایا، اللہ کی قسم وہ ایمان نہیں لایا)، عرض کی گئی، اے اللہ کے رسول، کون ایمان نہیں لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں)، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:" اللہ کے ہاں سب سے اچھا دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ اچھا ہے، اور اللہ کے ہاں سب سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے اچھا ہے"، آپ کا فرمان عالیشان ہے کہ:"وہ مومن ہی نہیں جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کے پڑوس میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو"۔

اسی طرح کام، یونیورسٹیز اور اسکولوں میں **دوستوں کے درمیان بھی نرمی اور رواداری** عام ہونی چاہیے، تمام لوگوں کے باہمی تعلق کو بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: **{يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ}** "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنادیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں اور صحابہ کرام کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے، آپ ان کے کاموں کی تعریف کرتے، بیمار کی عیادت کرتے، غائب شخص کی خبر گیری کرتے، غریبوں پر صدقہ کرتے، ان کے قرض ادا کرتے، ان کی ضروریات پوری کرتے، اور ان کی غلطیوں کو معاف کرتے، ارشاد باری تعالی ہے: **{فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ**

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ} " اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے، سو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں"۔

☆ **راستوں اور ذرائع آمدورفت میں نرمی ورواداری:** بعض اوقات انسان کو راستے یا گاڑی وغیرہ میں دوسری شخص سے کسی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ بعض لوگ سخت گیر اور اَکّھڑ مزاج ہوتے ہیں، بعض نرمی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، بعض مضبوط ہوتے ہیں اور بعض کمزور، بعض میں برداشت کی صلاحیت ہوتی ہے اور بعض میں برداشت کی صلاحیت نہیں ہوتی، کتنا ہی اچھا ہو کہ انسان ان تمام قسم کے لوگوں کے ساتھ نرمی ورواداری سے پیش آئے اور ادب ونرمی سے انہیں جواب دے، ارشاد باری ہے: {وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا} "اور رحمن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "تم جنت میں داخل نہیں ہوںگے یہاں تک کہ ایمان لاؤ، اور تم ایمان نہیں لاؤگے حتی کہ آپس میں محبت کرو، کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ کروں کہ اگر تم اسے کروگے تو تم آپس میں محبت کرنے لگوگے ؟، آپس میں سلام کو عام کرو"، اسی طرح راستوں اور گاڑیوں میں بزرگوں، کمزوروں اور عورتوں کے لئے مخصوص جگہوں کے متعلق قوانین کا بھی احترام کرنا چاہیے اور لوگوں کے احساسات کا خیال رکھنا چاہیے اور ان سے نرمی سے پیش آنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیشک جس چیز میں نرمی ہوتی وہ اسے خوبصورت بنادیتی اور جس چیز سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار بنادیتی ہے"۔

☆**خوش دلی سے مال خرچ کرنا:** اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی دلیل ہے، اور اس آدمی کی پرہیز گاری اور استقامت کی دلیل ہے، اس سے مومن کی پہچان ہوتی ہے، دلوں میں الفت پیدا ہوتی ہے اور انسان نیکی کے درجے کو پالیتاہے، ارشاد باری ہے: **{لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ}** "جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ نہ کروگے ہر گز بھلائی نہ پاؤگے"۔ غریبوں ومسکینوں پر خرچ کرنا انسان کی رحم دلی اور اس کے اعلی اخلاق پر دلالت کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"سخی شخص اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے،لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے"۔

☆**خریدوفروخت اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی اور رواداری سے کام لینا:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کریم اس شخص پر رحم فرمائے گا جو خرید وفروخت اور قرض کا مطالبہ کرتے وقت نرمی ورواداری کا مظاہرہ کرتا ہے"، عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوان اونٹ فروخت کیا اور پیسوں کا مطالبہ کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول، مجھے میرے اونٹ کی قیمت ادا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جی بالکل، اور میں تجھے نئے اعلی دراھم ادا کروں گا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض بڑے احسن انداز میں ادا کیا، اور ایک اور اعرابی نے آکر عرض کی اے اللہ کے رسول، میرا جوان اونٹ مجھے واپس کرو، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے زیادہ عمر کا ایک اونٹ دیا، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول، یہ اونٹ میرے جوان اونٹ سے زیادہ اعلی وعمدہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"لوگوں میں سب سے اچھا شخص وہ ہے جو قرض اچھے طریقے سے ادا کرے"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس کام کی ترغیب دی ہے جو نرمی ورواداری کا باعث بنے، لوگوں کے درمیان باہمی الفت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرے، جیسا کہ تنگدستوں سے درگزر کرنا یا پھر انہیں مہلت دینا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جس شخص نے تنگدست آدمی کو مہلت دی، یا اس سے قرض کو معاف کر دیا تو اللہ تعالی اسے اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا"، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلام کو کہتا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کرنا، شاید اللہ تعالی ہم سے درگزر فرمائے، پس جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالی نے اسے معاف فرمادیا"۔

برادرانِ اسلام!

نرمی ورواداری کا سب سے بڑا اور آسان مظہر **اچھی بات کہنا ہے**، ارشاد باری ہے:{وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا} "اور لوگوں سے اچھی بات کہو"۔ اور ارشاد باری ہے: {وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ}"اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں"۔ رنگ، نسل اور اعتقاد کے امتیاز کے بغیر تمام لوگوں سے اچھی بات کہنی چاہیے کیونکہ یہ چیز انسان کی اچھی تربیت اور اچھے اخلاق کی دلیل ہے، مقولہ ہے کہ "حسنِ اخلاق آسان چیز، خندہ پیشانی اور نرمی گفتگو کا نام ہے"۔

اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ فرعون کے تکبر اور سرکشی کے باوجود اس سے نرم بات کریں، ارشاد باری ہے:{اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى* فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى} " تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے۔ اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے"۔ اور اسی طرح ہر فضول بات سے پرہیز کرنا چاہیے، ارشاد باری ہے: {وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ} "اور جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں"۔ اور ارشاد باری ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا} "اے ایمان والو! اللہ

سے ڈرو اور سیدھی بات کہو"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "بیشک بندہ اللہ کی خوشنودی کی کوئی بات کہتا ہے جس پر وہ کوئی توجہ نہیں دیتا، اللہ تعالی اس کے ذریعے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے، اور کوئی بندہ اللہ کی ناراضی کی کوئی بات کہتا ہے جس پر وہ توجہ نہیں دیتا، اللہ تعالی اس کی وجہ سے اسے جہنم میں پھینک دیتا ہے"۔ اسی طرح ہر قسم کی بیہودہ بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن نہ تو برا بھلا کہنے والا ہے، نہ طعنہ زنی کرنے والا ہے، نہ فحش گوئی کرنے والا ہے اور نہ ہی گھٹیا بات کرنے والا ہے"۔

نرمی تشدد اور بے توجہی کا درمیانی درجہ ہے، جبکہ تشدد اور بے توجہی دونوں انتہا پسندی ہے اور اسلام کے اس معتدل منہج سے دور ہے جو نرمی، آسانی اور رواداری کی تمام صورتوں کو شامل ہے اور انتہا پسندی، غلو اور افراط و تفریط کی تمام صورتوں کی نفی کرتا ہے۔

اے اللہ! ہمیں قول میں، عمل میں، معاملات میں اور تمام کاموں میں نرمی ورواداری عطا فرما

اور عالم اسلام کے تمام ممالک کی حفاظت فرما۔ آمین